قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر: ابو سعید
Online Edition
بدھ 25 مارچ 2020ء | 29 رجب 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:73

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۶﴾

(البقرہ:196)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

بیماری سے بچنے کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ

اے میرے اللہ! میں تجھ سے برص، پاگل پن، جذام اور ہر بری بیماری سے پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، فی الاستعاذۃ)

فرمان خلیفہ وقت

والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ احمدی ماں باپ کا فرض ہے کہ جماعتی اجلاسوں اور پروگراموں میں بچوں کو خود لے کر جائیں۔ بعض تو ایسے ماں باپ ہیں .... سمجھتے ہیں کہ دینی تعلیم و تربیت صرف نظام جماعت کا کام ہے اور ہم نے کچھ نہیں کرنااور وہ بچوں کو چھوڑ بھی جاتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اس طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔ خود بھی جماعتی پروگراموں میں شامل نہیں ہوتےاور بچوں کو بھی نہیں لاتے ۔پس خود بھی شامل ہوں اور بچوں کو بھی اس کی اہمیت بتائیں۔''

(لجنہ سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 2018)

'' پھر ایک عام بات ہے جس کی طرف والدین کو توجہ دینی ہوگی۔ وہ ہے اپنے بچوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں، اُنہیں متقی بنائیں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتاجب تک والدین خود متقی نہ ہوں یا متقی بننے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ جب تک عمل نہیں کریں گے مُنہ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر بچہ دیکھ رہا ہے کہ میرے ماں باپ اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، اپنے بہن بھائیوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں، ذرا ذرا سی بات پر میاں بیوی میں ،ماں باپ میں ناچاقی اور جھگڑے شروع ہو رہے ہیں تو پھر بچوں کی تربیت اور ان میں تقویٰ پیدا کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے بچوں کی تربیت کی خاطر ہمیں بھی اپنی اصلاح کی بہت ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ 27جون 2003ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

نماز کی حقیقت

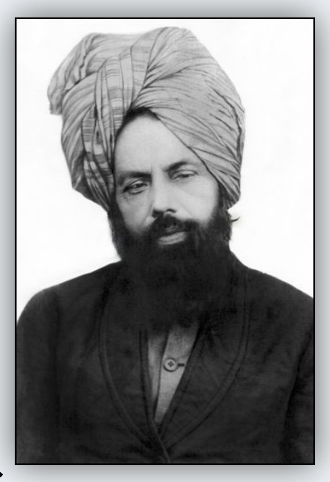

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے ۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے ۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہےاور جب جسم کھلی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور رکوع اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ224)

''نماز کیا چیز ہے؟ نماز در اصل ربّ العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بُکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی ۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں ۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رِقّت پیدا کر دے گی۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 616)

اس شمارہ میں

● حضرت خلیفہ اولؓ کا فہم قرآن
● اطاعت والدین
● صحت مند دانت
● حضرت بابو محمد عمر حیات
● امراض دل کی جدید ہربل دوا TriCardin

دربارِ خلافت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ

کرونا وائرس سے بچنے کی احتیاطی تدابیر اور اس حوالے سے مساجد کے آداب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 6مارچ2020ء کے آخر میں آجکل پھیلی ہوئی کرونا وائرس کی بیماری سے بچنے کی احتیاطی تدابیر اور اس حوالے سے مساجد میں احتیاط برتنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور انور کے ارشاد کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آج کل جو وبا پھیلی ہوئی ہے کرونا وائرس کی اس کے بارے میں ..احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جیسا کہ حکومتوں اور محکموں کی طرف سے حکومتوں کے اعلان ہورہے ہیں ان احتیاطی تدابیر پر ہم سب کو عمل کرنا چاہئے بعض ہومیوپیتھی دوائیاں بہت شروع میں ،میں نے ہومیوپیتھ سے مشورہ کر کے بتائی تھیں جو حفظ ماتقدم کے طور پر بھی ہیں اور بعض علاج کے طور پر بھی ہیں۔ ان کو استعمال کرنا چاہئے ایک ممکنہ علاج ہے،یہ نہیں ہم کہہ سکتے کہ یہ سو فیصد علاج ہے (یا)ہومیو پیتھک کو پتہ ہے اس وائرس کا ۔ یہ ایسا وائرس ہے جس کا کوئی علم نہیں لیکن اس کے قریب ترین جو ممکنہ علاج ہو سکتا تھا اس قسم کی بیماری کا اس کے مطابق ہومیو پیتھ دوائیاں تجویز کی گئیں ۔اللہ تعالیٰ ان میں شفا بھی رکھے اس لئے استعمال کرنا چاہئے لیکن اس کے ساتھ ہی احتیاطی تدابیر بھی ضروری ہیں جیسا کہ اعلان ہو رہے ہیں ۔ اس بارہ میں یہ بھی ضروری ہے کہ مجمع سے بچیں۔ مسجد میں آنے والوں کو یہ بھی احتیاط کرنی چاہئے اگر ہلکا سا بھی بخار ہے، جسم ٹوٹ رہا ہے یا چھینکیں نزلہ وغیرہ ہے تو مسجد میں نہیں آنا چاہئے پھر ۔ مسجد کے بھی حقوق ہیں کچھ، اوریہ مسجد کا حق ہے کہ وہاں کوئی ایسا شخص نہ آئے جس سے دوسرے متاثر ہو سکتے ہوں۔ کسی بھی لگنے والی بیماری کا مریض جو ہے اس کو مسجد میں آنے سے بہت احتیاط کرنی چاہئے ۔(...لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اس بہانے سے مسجد میں آنا چھوڑ دیں اپنی ظاہری حالت کو دیکھ کر اپنے دل سے فتویٰ لینا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے ...) پھر آجکل خاص طور پہ چھینک لیتے وقت بھی ویسے عمومی طور پر بھی ہر ایک کو یہ چاہئے کہ چھینک لیتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے یا رومال رکھنا چاہئے منہ پر ، بعض نمازی بھی یہ شکایت کرتے ہیں کہ بعض لوگ چھینکتے ہیں ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اور منہ کے سامنے نہ ہاتھ رکھتے ہیں نہ رومال رکھتے ہیں اور پھر اتنی زورسے چھینک ہوتی ہے کہ اس کے چھینٹے ہم پر پڑ جاتے ہیں ۔ تو یہ نمازیوں کا جو ساتھ کے نمازی ہیں ان کا بھی حق ہے اس لئے ہر ایک کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور آجکل جیسا کہ میں نے کہا خاص طور پر اس کی احتیاط کی ضرورت ہے ۔آجکل جو ڈاکٹر احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں ،ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پرسینیٹائزر (Sanitizer) لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں، لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر پانچ وقت کا نمازی ہے کوئی اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہا ہے ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو اس صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جوسینیٹائیزر(Sanitizer)کی کمی کو پورا کردیتا ہے ۔ آجکل کیونکہ مارکیٹ سے سینیٹائیزر(Sanitizer)سنا ہےغائب ہو چکے ہوئے ہیں لوگوں نے panic میں سب کچھ خرید لیا ہے دکانوں کے shelf بھی خالی ہیں اور خاص طور پر ایسی چیزیں جو اس کام کے لئے استعمال ہوسکتی ہیں ۔بہرحال جو وضو ہے اور صحیح طرح اگروضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی اور وضو جو کرے گا انسان پھرنماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے پس تو پھر آج کل تو خاص طور پر دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اس لئے اس طرف ہمیں خاص توجہ دینی چاہئے ...پھر یہ ہے کہ مصافحوں سے آجکل کہا جا رہا ہے پرہیز کرو یہ بھی بڑا ضروری ہے کوئی پتہ نہیں کس کے ہاتھ کس قسم کے ہیں تو اس لحاظ سے گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے محبت بڑھتی ہے لیکن آجکل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے ...اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وبا نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہورہی ہے اور اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں،امراض ،زلزلے ،طوفان حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بد اثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیا داری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے ہوں ۔آمین

(خطبہ جمعہ 6مارچ2020)

لہجہ بالکل گلاب لگتا ہے

فیض میں آفتاب لگتا ہے
حسن میں ماہتاب لگتا ہے

خُلق میں وہ کتاب لگتا ہے
آپ اپنا جواب لگتا ہے

دیکھئے جس بھی زاویے سے اُسے
پور پور انتخاب لگتا ہے

بات میں رنگ اور خوشبو ہے
لہجہ بالکل گلاب لگتا ہے

روز دیکھے ہیں خواب ملنے کے
جب سے دیکھا ہے خواب لگتا ہے

ہر قدم پُل صراط ہے گویا
روز روزِ حساب لگتا ہے

اس قدر تلخ تو نہیں دنیا
ذائقہ ہی خراب لگتا ہے

اتنے دیکھے ہیں جھوٹ کے چہرے
اب سمندر سراب لگتا ہے

پڑھتی رہتی ہوں ہر جگہ ہر وقت
چہرہ چہرہ کتاب لگتا ہے

طاقِ نسیاں پہ رکھ دیا ماضی
اب پرانا نصاب لگتا ہے

مجھ سے آخر خفا وہ کیوں ہوگا
بے وجہ اضطراب لگتا ہے

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

انجینئر محمود مجیب اصغر

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا فہم قرآن

چند مثالیں از درس قرآن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ رَجُلٌ یَّسۡعٰی قَالَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ (یٰسین:21)

اور شہر کے بہت دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے قوم! رسولوں کی پیروی کرو۔

اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ

موسیٰ کی طرف ایک شخص آیا (القصص :21)

اور عیسیٰ کی طرف آریتاہ سے اور ہمارے حضرت و آقا کی طرف صحابہ میں سے ایک شخص یعنی ابوبکر وغیرہ اور مسیح موعود کی طرف اطراف خوست کابل سے صاحبزادہ عبد اللطیف شہید۔ (بحوالہ درس قرآن مجید)

زمانہ طالب علمی کا ایک واقعہ

یہ بھوپال میں باجی والی مسجد کا واقعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں

’’ حضرت منشی (جمال الدین مدار المہام) صاحب مغرب کے بعد خود قرآن شریف کا لفظی ترجمہ پڑھایا کرتے تھے

ایک روز میں بھی اس درس میں چلا گیا وہاں یہ سبق تھا

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعۡضُہُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ (البقرہ: 77)

محمد عمران کانواسہ قاری تھا میں نے کہا کیا اجازت ہے ہم لوگ سوال بھی کریں؟

منشی صاحب نے فرمایا ’’بخوشی‘‘

میں نے کہا یہاں بھی منافقوں کا ذکر ہے اور نرم لفظ بولا گیا ہے یعنی بَعۡضُہُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ (البقرہ:77)

اور اس سورۃ کے ابتداء میں جہاں انہی کا ذکر ہے وہاں بڑا تیز لفظ بولا ہے

وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰی شَیٰطِیۡنِہِمۡ (البقرہ:15)

اس نرمی اور سختی کی کیا وجہ ہو گی؟

منشی صاحب نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟

میں نے کہا میرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ مدینہ منورہ میں دو قسم کے منافق تھے، ایک اہل کتاب، ایک مشرک، اہل کتاب کے لئے نرم یعنی بعضھم کا نرم لفظ اور مشرکین کے لئے سخت الی شیٰطینھم بولا ہے

منشی صاحب سن کر اپنی مسند پر سیدھے کھڑے ہو گئے اور میرے پاس چلے آئے، مجھ سے کہا کہ آپ وہاں بیٹھیں اور میں بھی اب قرآن شریف پڑھوں گا

قدرت الٰہی ہم ایک ہی لفظ پر قرآن کریم کے مدرس بن گئے (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین صفحہ 101)

اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ (یوسف : 4)

نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ

الۡقَصَصِ... اس کے معنے ہیں بیان کرنا بعض لوگ غلطی سے اس کے معنے کرتے ہیں ’ قصے ‘

نبیوں میں سے حضرت رسول کریمؐ، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم علیہم السلام سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے

حضرت یوسف علیہ السلام کا معاملہ تو صرف بھائیوں یا ایک عورت کے ساتھ ہوا تھا اور وہاں تمام اقوام کی مخالفت کا بہت خوفناک مقابلہ پیش تھا (حقائق الفرقان جلد دوم)

******

دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

قرآن کریم کے بارے میں غیروں کا اعتراف

قرآن ایسی کتاب ہے جو عظیم الشان برکات کی حامل ہے خداتعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب اور قیامت تک کے انسانوں کے لئے روشنی ہے۔ گو خداتعالیٰ نے اسے الفرقان، الذکر، الکتاب اور بہت سے دیگر ناموں سے بھی یاد کیا ہے۔ مگر اصل اور معروف نام قرآن ہی ہے قرآن کا لفظ قرآن کریم میں 68 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

عربی لغت کے لحاظ سے قرآن کا لفظ ’’ قرء‘‘ سے نکلا ہے۔

قرء کے بنیادی اور اولین معنی ’’جمع‘‘ کرنا اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ مختلف اور متفرق چیزوں کے سمیٹنے اور ملانے کے فعل کو قرء کہتے ہیں۔

حروف اور الفاظ کو جب ملایا جائے اور جمع کیا جائے تو پڑھنے کا عمل وجود میں آتا ہے اس لئے قرء کے دوسرے معنی پڑھنے کے ہیں اور اس فعل کو قراء ت کہا جاتا ہے۔

چونکہ پڑھ کر سنانے میں کسی بات کو آگے پہنچانے یا پیغام کا مضمون پایا جاتا ہے اس لئے قرء کے ایک معنی اعلان کرنے یا پیغام دینے کے بھی ہیں۔

عربی زبان میں کبھی مصدر کو اسم مفعول کے معنوں میں بھی استعمال کرلیا جاتا ہے۔ کلام الٰہی کو قرآن اسی معنی میں کہا گیا ہے۔ یعنی بہت پڑھی جانے والی کتاب گویا قرآن کے نام میں ہی یہ پیشگوئی تھی کہ یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائے گی اور عملاً ایسے ہی ہوا ہے۔

اور بلاشبہ تمام لوگ یہ تسلیم بھی کرتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہی ہے۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں اسے The most widely read Book قرار دیا گیا ہے اور لفظ قرآن کے اندر کثرت تلاوت کی عظیم پیشگوئی کا اعتراف اشد مخالف بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ پروفیسر فلپ حتی اپنی کتاب تاریخ عرب میں لکھتے ہیں:

’’اگرچہ قرآن مجید تاریخ کا دھارا بدل دینے والی کتابوں میں سب سے کم عمر ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئیں ان میں سے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے‘‘

(تاریخ العرب ص173-174 حصہ اول)

ایک اور مستشرق چارلس فرانس پوٹر نے لکھا:

’’دنیا کی کوئی کتاب اتنی پڑھی نہیں جاتی جتنا قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بائبل کی جلدیں زیادہ فروخت ہوتی ہوں مگر پیغمبر اسلام کے کروڑوں پیروکار ان کی لمبی لمبی آیات دن میں پانچ مرتبہ پڑھنا اس وقت شروع کر دیتے ہیں جب وہ باتیں کرنا سیکھتے ہیں۔‘‘

(سیارہ ڈائجسٹ اپریل 1970ء ص371)

1985ء کے آخر پر یونیسکو اور دوسرے تحقیقی اداروں کے اشتراک سے یہ رپورٹ شائع ہوئی کہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن کریم ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مغرب میں بطور خاص گزشتہ دس برسوں میں عام عیسائیوں نے انجیل کا مطالعہ ترک کر دیا ہے۔

وہ عبادت سے لاپرواہی برتتے ہیں۔ گرجا گھروں نے خاص لباس کی پابندی بھی ختم کر دی۔ خواتین کو مختصر ترین لباس میں آنے کی اجازت دی مگر حاضرین کی تعداد گھٹتی چلی گئی حتی کہ والدین نے احتجاج کیا کہ ان کے بچوں کو انجیل کی تعلیم دے کر غیرسائنسی تربیت دی جارہی ہے۔

News Week کی ایک رپورٹ کے مطابق بائبل کو دلچسپ بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

Sidney Brichto جو لندن میں رہنے والے ایک امریکی یہودی ربی ہیں ان کے خیال میں بائبل کو جو تقدس حاصل ہے اس کا اس کو نقصان ہوا ہے کوئی ادبی انسان بائبل کو پڑھنا نہیں چاہتا وہ کہتے ہیں کہ ایک زمانے میں لوگ بائبل کو علم حاصل کرنے کی خاطر پڑھتے تھے لیکن پھر سائنسی ترقی کا آغاز ہوا تو بائبل علم کا سرچشمہ نہ رہا۔ پھر بھی بائبل کو لوگ پڑھتے تھے لیکن اب یہ اپنے ادبی مقام کو بھی کھوچکی ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بائبل کا ادبی مقام اس کو واپس دلادوں جو اسے کبھی حاصل تھا۔ اس مقصد کے لئے وہ ازسرنو ساری بائبل کو لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے انٹرویو میں جو تفصیل بتائی ہے اس کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ وہ نہ صرف بائبل کو ایڈٹ کر رہے ہیں بلکہ اس میں ایسے اضافے بھی کر رہے ہیں جن سے ایک عام آدمی کو بائبل میں دلچسپی پیدا ہو اور موجودہ بائبل کو پڑھتے ہوئے جو بوریت ہوتی ہے اس سے بچا جاسکے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ پیدائش کے باب میں جو غیر متعلق نسب نامے دیئے ہوئے ہیں ان کو ایک الگ انڈیکس میں درج کردوں گا۔ اسی طرح بعض مقامات کو قابل فہم بنانے کے لئے مجھے متن میں کچھ تبدیلیاں اور اضافے کرنے پڑیں گے۔

بائبل کو ایک ناول بنانے کے اس منصوبے پر عمل درآمد بھی شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ The People's Bible کے نام سے آٹھ جلدیں شائع بھی ہوچکی ہیں اور ابھی مزید دس جلدیں آنا باقی ہیں۔

(نیوزویک 21 جولائی 2003ء)

(الفضل سالانہ نمبر 13 دسمبر 2007ء)

****

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام باب الصدقہ ہے جہاں سے صدقہ وخیرات دینے والے داخل ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

نادار اور ضرورتمند مریضوں کی امداد میں حصہ لیں:

محمد اشرف کاہلوں

اطاعت والدین

اطاعت و فرمانبرداری کا حقیقی مفہوم ’’سمعنا و اطعنا‘‘ کے الفاظ میں پایا جاتا ہے ۔ سادہ انداز میں اسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے ۔سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے ۔ سماجی اور تمدنی زندگی نے حقوق و فرائض کے باہمی رشتہ و تعلق کے دائرہ ہائے فکر وعمل کو متعین کر دیاہے ہرمعاشرہ اور قوم کے خمیر کی اٹھان اور ترقی و تنزلی ان کی درجۂ اعتدال اور عدم اعتدال کی بجا آوری پر قائم و استوار ہے ۔ والدین کے جو حقوق و فرائض ہیں ان کے حقوق کی منصفانہ اور مساویانہ ادائیگی کا نام اطاعت و فرمانبرداری ہے جو اولاد کے فرائض کا دوسرا نام ہے۔

اخلاق حسنہ ترک شر اور ایصال خیر کی جامعیت کے مظہر ہیں۔ دونوں پہلوؤں کو زاویۂ مستقیم پر رکھنا خُلق کہلاتا ہے لیکن اگربنظر عمیق دیکھا جائے تو ترک شر ادنیٰ پہلوہے اور ایصال خیر اعلیٰ پہلو ہے۔ مثلاًخیانت کے مقابل پر دیانت و امانت ایک اعلیٰ وارفع خوبی اور وصف ہے۔

اطاعت والدین میں بھی ’’نہ کر‘‘ (ترک شر) اور ’’کر‘‘ (ایصال خیر) کے دونوں پہلو موجود ہیں ان دونوں باتوں کا لحاظ رکھے بغیر اطاعت والدین کا فریضہ کما حقہٗ ادا نہیں ہو سکتا ۔ قرآن مجید نے پوری صراحت و وضاحت سے ان دونوں زاویوں کو اجاگر کیا ہے۔ اس لئے اولاً ’’نہ کر‘‘ کے کردار و عمل کا بحوالہ قرآن کریم ذکر کیا جاتا ہے۔

بڑھاپے میں انسان کا جسم وروح گزرتے وقت کے ساتھ کمزورسے کمزور تر ہوتے جاتے ہیں۔ عدم برداشت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ مختلف عوارض لاحق ہوجاتے ہیں۔ مزاج میں چڑ چڑا پن پیدا ہو جاتاہے ۔احساس تکلیف بڑھ جاتا ہے اس کے مقابل پر اولاد کے قویٰ توانا اور مضبوط ہوتے ہیں ۔ برداشت کا مادہ بڑھا ہوتا ہے ان حالات میں جب والدین کی جانب سے درشتی ، سختی اورناگواری کی بات پراظہار ہوتوارشاد خداوندی ہے کہ اولاد ’’اُف‘‘ تک کا اظہار بھی نہ کرے یہ ناپسندیدہ کا کم سے کم اظہار ہے ۔ یعنی چہرہ کے اتار چڑھاؤ سے اور لبوں کی حرکت و جنبش سے اپنی ناگواری ظاہر نہ کرے۔

’’تنہر‘‘ کی صورت کے سامنے بلند آواز، درشت انداز،جھڑکنا اور سختی سے روارکھے جانے والے بد سلوک رویہ سے روکا گیا ہے۔ ’’اُف‘‘ اور ’’تنہر‘‘ جیسے الفاظ کے ذریعے والدین کے احساسات و جذبات کا تحفظ کیا گیا ہے۔

مشرکانہ امورمیںوالدین کی اطاعت کو لازم قرار دیا گیا ہے البتہ دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات جن کو لفظ ’’معروف‘‘ سے تعبیر کیا گیا ہے وہ قائم اور برقرار رکھنے کا ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

قُلۡ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ اَمۡ جَنَّةُ الۡخُلۡدِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ كَانَتۡ لَهُمۡ جَزَآءً وَّمَصِيۡرًا ۝

ترجمہ: اور اگر وہ دونوں تجھ سے بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک مقرر کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے تو ان دونوں کی بات مت مانیو ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیک تعلقات قائم رکھیو۔ (الفرقان:16)

اطاعت والدین کے سلسلہ میں عمل سے قبل انداز گفتگو آتاہے ان ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے قول کریم سے کام لیں ۔ یعنی اس انداز اور طریق پر والدین کو مخاطب کریں کہ ان کی بزرگی ، وقار و عظمت اور جلالت کو زک اور ٹھیس نہ پہنچے۔ ان کی کسر شان نہ ہو۔ نہایت ادب و احترام سے گفتگو کریں تاکہ ان کی عزت و تکریم میں اضافہ ہو ۔ کمی نہ آئے۔ ان کی وجاہت برقرار رہے۔

اطاعت کی عملی صورت میں طرز عمل عاجزانہ رنگ رکھتاہو اور اس میں رحم کاجذبہ کار فرماہو۔

ایک انسان کے مالی وسائل کا فقدان، اثرات ماحول اور دیگر قضاء وقدر کے حالات بعض اوقات اطاعت کے معاملہ میں سد راہ بن کر اطاعت کی کمی کاباعث بن جاتے ہیں۔ انسان فرائض کی ادائیگی میں مجبور و معذور ہوجاتا ہے اور مقدور بھر خدمت بجا لانے سے محروم اور قاصر رہتا ہے ۔ ایسے پیش آمدہ حالات کے وارد ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اولاد کو والدین کے لئے ہمیشہ دعاگورہناچاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی رداء انسان کی بشری کمزوریوں اور دیگر نا مساعد حالات کو ڈھانپے رکھے ۔ دعا کرتے وقت اپنی صغرسنی کو مد نظر رکھے کہ ان حالات میں میرے والدین میری پرورش میں ذاتی محبت سے ہمہ وقت لگے رہے ۔ خود تکالیف اٹھائیں اور مجھے آرام دیا۔ میری کمزوری کے زمانہ میں سہارا بنے۔ میری پرورش و نگہداشت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

اللہ تعالیٰ نے والدین سے احسان کا سلوک روا رکھنے کا قرآن مجید میں ارشاد فرمایاہے(بنی اسرائیل: 24) احسان کا لفظ حسن سے مشتق ہے اور حسن سے مراد وہ امر ہے جس میں کامل خوبی پائی جائے ۔ کمال کا درجہ ہو اور کوئی نقص یا سقم اور خرابی نہ پائی جائے ۔ اس لئے والدین سے حسن سلوک میں احسان کا پہلو آفتاب عالمتاب کی مانند ہو۔

آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی احادیث مبارکہ میں اولاد میں جذبۂ اطاعت بیدار کرنے کے لئے رغبت دلائی ہے۔اس سلسلہ میں چند احادیث نبویہؐ پیش خدمت ہیں جو اس مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں:۔

آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ خاک آلودہ ہو گئی اس کی ناک جس نے والدین میں سے دونوں یا کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر وہ جنت میں داخل نہ ہوا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تمام گناہ جو وہ چاہے گا معاف کردے گا سوائے والدین کی نافرمانی کے۔ (مشکوٰۃ)

ایک صحابیؓ نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ !والدین کا کیا حق ہے اس کی اولاد پر ؟ فرمایا : وہ تیرے لئے جنت ہیں یا دوزخ ۔ یعنی اطاعت اور عدم اطاعت جنت اور جہنم کے مترادف ہے۔ (ابن ماجہ)

ایک صحابیؓ نے بارگاہ رسالت مآب میں جہاد میں شریک ہونے کی خواہش اور ارادہ کا اظہار کیا تو حضرت سرور کائناتؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ! زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی خدمت ہی جہاد ہے۔

ایک موقع پر حضرت خیرالبشر ﷺ نے فرمایا کہ باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے۔

والدہ کے بلندمقام و مرتبہ کے حوالہ سے حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔غرض کہ اطاعت والدین اجر وثواب کے اعتبارسے ایک بہت بڑا اخروی خزانہ ہے جو خدمت والدین کا مرہون منت ہے۔

انسان نمونہ کا محتاج ہے۔ نمونہ اس کی قوت فکر وعمل کو بیدار اور تیز کرتا ہے ۔ قرآن کریم میں اطاعت والدین کے منفی اور مثبت دونوں نمونوں کا ذکر کیا ہے ۔ حضرت نوحؑ کے بیٹے نے اطاعت سے انحراف کیا ۔ نافرمانی کی اور طوفان آب کا نشانہ بن کر غرق ہوا۔ اور اس کا سبب عمل غیر صالح تھا جس سے عدم اطاعت وقوع پذیر ہوئی۔

دوسری جانب حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی تابعداری والد کا ذکر قرآن کریم میں ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے ان کے سامنے اپنی رویاء کا ذکر کیا کہ جس میں وہ اسے ذبح کر رہے ہیں۔ تو بیٹے نے فی الفور عرض کی کہ جو آپ کو حکم خداوندی ملا ہے وہ پورا کریں۔میں دل وجاں سے حاضر ہوں۔ اور واقعتا آپؑ قربان ہونے کے لئے عملی رنگ میں تیار بھی ہو گئے ۔ حالانکہ سن شعوری کا آغاز ہی تھا۔

حضرت اسماعیلؑ کی اطاعت و فرمانبرداری کا ایک بے نظیر اور مثالی نمونہ بخاری کی اس حدیث سے بھی ملتا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ مکہ حضرت اسماعیلؑ کوملنے گئے۔ آپؑ گھر پر موجود نہیں تھے۔ آپ کی بیوی سے گھر کا حال احوال حضرت ابراہیمؑ نے دریافت فرمایا۔ بہونے گلہ شکوہ کا دفتر کھول دیا ۔ معاشی تنگی ترشی کا خوب ذکر کیا ۔ آپ نے جب مکہ سے واپسی کا ارادہ فرمایاتو حضرت اسماعیل کی بیوی نے بیٹے کے لئے کوئی پیغام چھوڑنے کاکہا۔توحضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ جب اسماعیلؑ آئے تو کہنا کہ باپ کا پیغام ہے کہ اپنی دہلیز بدل لو۔

جب حضرت اسماعیلؑ گھر لوٹے اور بیوی نے باپ کے آنے کا ذکر کیا تو پوچھا!کوئی پیغام تو نہیں چھوڑ گئے بیوی نے کہا کہ ہاں۔فقط اتنا ہی کہہ گئے ہیں کہ دہلیز بدل لیں۔ حضرت اسماعیلؑ اپنے باپ کے پیغام کے مفہوم کو سمجھ گئے اور بیوی کو طلاق دے کر فارغ کر دیا۔

خود آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی سیرت طیبہ میں اطاعت والدین کے زریں ابواب ہیں۔ گو حضرت رسول پاک ﷺ کا بچپن یتیمی میں گزرا ۔لیکن آپؐ نے اپنی رضاعی ماؤں کا ہر لحاظ سے واجبی اکرام کو ملحوظ رکھا۔ ثوبیہ جو ابو لہب کی لونڈی بھی اور جس نے محض چند روز ہی آپ ﷺ کو دودھ پلایا آپؐ نے ان کی پوری عمر ان کا خیال رکھا اور مکہ میں مدینہ سے ان کی امداد فرماتے رہے۔

اسی طرح حلیمہ سعدیہ کی عزت و تکریم ہر موقع پر فرماتے رہے اور اس طرح اطاعت والدین کا اسوہ حسنہ امت کے سامنے رکھا۔

حضرت اویس قرنی جن کی نسبت حضرت سید الانبیاء ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یمن سے خوشبوئے رحمان آتی ہے۔ وہ اپنی بوڑھی ضعیفہ والدہ کی خدمت و تیمارداری میں لگے رہے اور ظاہری طور پر آستانہ نبوت پر حاضری کا موقع میسر نہ آیا۔ لیکن اطاعت سے اور عشق رسولؐ سے صحابہؓ کے ہم رنگ ہوئے۔

****

غلام مصباح بلوچ۔ کینیڈا

حضرت بابو محمد عمر حیات سیالکوٹیؓ آف کسومو (کینیا)

حضرت محمد عمر حیاتؓ ولد مکرم چوہدری پیر بخش قوم شیخ 1884ء میں پیدا ہوئے۔ وصیت کے ریکارڈ کے مطابق آپ صدر بازار سیالکوٹ کے رہنے والے تھےاور 1898ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حصول تعلیم کے بعد پہلے فوج میں ملازمت کی بعد ازاں تجارت کی غرض سے کینیا (مشرقی افریقہ) چلے گئے۔

آپ ایک مخلص اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے وجود تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بدگو سے حسن سلوک کے متعلق ایک واقعہ ارسال کیا جو آپ نے خود مشاہدہ کیا تھا، اخبار الفضل نے ’’عفو کی ایک نہایت اعلیٰ مثال‘‘ کے تحت آپ کا بیان فرمودہ واقعہ درج کیا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ایک کارڈ میرے پاس 1904ء کا تھا جو کہ ایک شخص صوبیدار مردان علی صاحب کے متعلق تھا، جو ہماری پلٹن نمبر 123 میں تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی شان میں اخبار البدر پڑھتے ہوئے گستاخانہ الفاظ مونہہ سے نکالنے کی وجہ سے ماخوذ عذاب ہوئے تھے یعنی اس درشت کلامی کے چند ہفتہ بعد ہی ان کی کمپنی کی ایک سنگین (ایک نوکدار چھری سے مشابہ ہتھیار جو بندوق کی نالی کے آگے چڑھایا جاتا ہے۔ناقل) گم گئی۔ صوبیدار صاحب نے ایک دوسرے شخص کی دوسری کمپنی سے سنگین منگا کر اس پر نمبر تبدیل کرنے کے لئے ایک مستری کو رات کے 10 بجے دی۔ چونکہ اس مستری کو صوبیدار صاحب مذکور سے کوئی دلی کدورت تھی اس لئے وہ رات کے گیارہ بجے کرنل Scallon کے پاس معہ سنگین مسروقہ گیا اور اس کی رپورٹ کر دی۔ دوسرے دن کرنل صاحب نے میجر Delamain کو جو کہ اس کمپنی کا کمانڈنگ تھا، بلا کر حکم دیا کہ جاکر Arm Inspection کرو۔ اس وقت یہ کمپنی Camp Jalila میں تھی اور پلٹن کا ہیڈ کوارٹر کیمپ Dhalla میں تھا۔ میں اس ڈبل کمپنی کا کلارک تھا۔ میں اور میجر Delamain صاحب وہاں سے وہ گھوڑے پر سوار اور میں خچر پر سوار ہوکر جلیلہ کیمپ میں گئے اور جاتے ہی انسپکشن آرمز کا حکم دیا۔ اس پر صوبیدار صاحب نے رپورٹ کی کہ ایک سنگین گم ہے۔ میجر صاحب نے صوبیدار صاحب کو نظر بند کر لیا اور کمپنی کے حوالدار کو بھی نظر بند کر لیا اور جس سپاہی کی سنگین تھی، اس کو قید کیا گیا۔ آخر ان کے کاغذات پونہ ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے پاس آتے جاتے رہے۔ آٹھ ماہ گزر گئے، آخر ایک روز صوبیدار صاحب نے مجھے بلاکر کہا کہ یہ آفت معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے حق میں ناشائستہ کلام کرنے کا نتیجہ ہے، تم حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھو اور معافی اور دعا کے لئے عرض کرو۔ میں نے اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خدمت اقدس میں خط لکھا جس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی مخلوق بچوں کی طرح ہے، وہ کسی کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ صوبیدار صاحب سے کہیں کہ کثرت سے استغفار کریں، میں بھی دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب صوبیدار صاحب کا کورٹ مارشل ہوا تو ان کی صرف اس میعاد تک کہ وہ نظر بند رہے، تنخواہ ضبط کی گئی اور انہیں پنشن پر بھیج دیا گیا۔ اس طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی دعا سے سخت سزا جو کہ اس قسم کے حالات میں لازمی ہوتی ہے، محفوظ رہے۔‘‘

(الفضل 23اگست 1934ء)

اسی طرح ایک دفعہ آپ نے ایک مضمون بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کا سرقہ‘‘ اخبار الفضل کو بھجوایا، آپ لکھتے ہی:

’’آج ایک کتاب بنام خطبات الحنفیہ مرتبہ سلطان الواعظین مولانا مولوی ابو البشیر محمد صالح حنفی نقشبندی مصنف التوحید، الرسالت وغیرہ‘‘ جس کو میر امیر بخش اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے مطبع مفید عام پریس لاہور میں چھپوایا ہے، دیکھنے کا موقع ملا۔ اس کتاب کے صفحہ 245 پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ایک مشہور نظم ’’آؤ عیسائیو! ادھر آؤ‘‘

کے دس اشعار ’’سلطان الواعظین‘‘ نے اپنی طرف منسوب کر کے اسے تیسواں وعظ در بیان فضائل ماہِ رمضان قرار دیا ہے اور ستم یہ کیا ہے کہ اشعار کے بعض الفاظ بدل دیے ہیں۔ ذیل میں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی نظم اور دوسری طرف حنفی نقشبندی صاحب کی مسروقہ نظم درج کی جاتی ہے:

حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار	سلطان الواعظین کا سرقہ
1۔اے عزیزو سنو کہ بے قرآں حق کو ملتا نہیں کبھی انساں	1۔اے عزیزو سنو کہ بے قرآں حق کو پاتا نہیں کبھی انساں
2۔جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں اُن پہ اس یار کی نظر ہی نہیں	2۔جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں ان پہ نیکی کا کچھ اثر ہی نہیں
3۔ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر	3۔ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر اس سے ملتا ہے خالقِ اکبر
4۔کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے	4۔کوئے حق میں یہ کھینچ لاتا ہے پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
5۔دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے سینہ کو خوب صاف کرتا ہے	5۔دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے سینے کو خوب صاف کرتا ہے
6۔سینہ میں نقشِ حق جماتی ہے دل سے غیرِ خدا اٹھاتی ہے	6۔سینے میں نقشِ حق جماتا ہے دل سے غیرِ خدا اٹھاتا ہے
7۔بحر حکمت ہے وہ کلام تمام عشقِ حق کا پلا رہا ہے جام	7۔بحرِ حکمت ہے یہ کلام تمام عشقِ حق کا پلاتا ہے یہ جام
8۔دردمندوں کی ہے دوا وہی ایک ہے خدا سے خدا نما وہی ایک	8۔دل کے اندھوں کی ہے دوا یہ ہی سرمہ ہے بس خدا نما یہ ہی
9۔اس کے منکر جو بات کہتے ہیں یونہی اک واہیات کہتے ہیں	9۔اس کے منکر جو بات کہتے ہیں سر بسر واہیات کہتے ہیں
10۔تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات دل کو پتھر بنا دیا ہیہات	10۔دل سے حق کو بھلا دیا ہیہات دل کو پتھر بنا لیا ہیہات

(الفضل 7فروری 1936ء)

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، وصیت نمبر 4633 تھا۔ (الحکم 28نومبر 1936ء)

آپ نے 1968ء میں کسومو (کینیا) میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ محترم شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اخبار الفضل میں ’’مکرم عمر حیات خاں آف کسوموں(مشرقی افریقہ) کا ذکرِ خیر‘‘ کے تحت لکھا:

’’خان صاحب مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے، سب

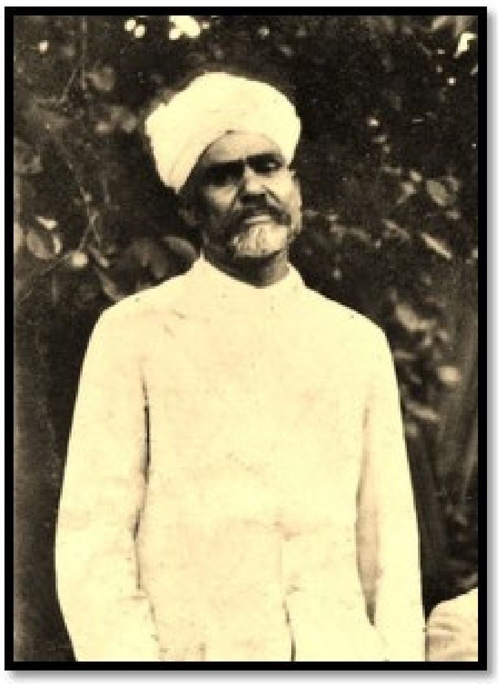

حضرت بابو عمر حیاتؓ

سے بڑی اور خاص خوبی اُن میں یہ تھی کہ بڑے سے بڑے مخالف اور بڑے سے بڑے معاند اور بڑے سے بڑے پادری و پنڈت کے پاس بلا دھڑک تبلیغ حق کے لئے جا پہنچتے اور خوب گفتگو کرتے، کسی مخالفت و عداوت سے انہیں گھبراہٹ نہ ہوتی۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا، بڑے بڑے مخالفوں کے ہاں بھی آنا جانا تھا اور ظرافت و محبت اور جذبہ سے حق و صداقت کا پیغام ان کو پہنچا دیتے۔ خوب دلائل دیتے۔ متعدد مرتبہ مجھے یا سلسلہ کے دوسرے مبلغین کو اپنے ساتھ ایسے دوستوں کے پاس لے جاتے۔ مشرقی افریقہ میں متعدد ایسے دوست ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی، ان کے قبول احمدیت میں ان کی تبلیغ کا بھی بفضلِ خدا یقیناً حصہ ہے۔ جلسوں اور مناظروں میں اہتمام سے شامل ہوتے، کہیں بھی ہوتے ایسے اجتماعوں میں شرکت کے لئے پہنچ جاتے۔

مرحوم خان صاحب اور ان کے بچے اور گھر کے دیگر افراد مہمان نواز تھے، اگرچہ متوسط الحال تھے اور کنبہ بھی بڑا تھا مگر یہ واقعہ ہے کہ ان کی مہمان نوازی میں اور احباب کی خدمت و تواضع میں کبھی فرق نہیں آیا۔ کسموں ریلوے سٹیشن ہے، بندرگاہ بھی ہے، ٹانگانیکا اور یوگنڈا آنے جانے کے لئے سڑکیں بھی یہاں سے گزرتی ہیں، پراونس کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اس لئے بالعموم جماعت اور غیر از جماعت کے دوست آتے جاتے ان کے ہاں مقیم ہوتے، ہر طرح ان کا خیال رکھتے اور تواضع کرتے۔

مرحوم خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ وصف بھی عطا کیا تھا کہ وہ مختلف مذاہب کی کتب اور تصنیفات پڑھتے رہتے جو کام کا حوالہ دیکھتے اسے نوٹ کرتے، کبھی اس پر نشان لگاتے اور پھر اس کتاب یا رسالہ یا حوالہ کو لے کر گھومنا شروع کرتے، کبھی زیر تبلیغ احباب کے پاس جاتے اور دکھاتے اور کبھی مخالفوں کے پاس جاتے اور کہتے دیکھو تمھاری ہی کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ سلسلہ کا لٹریچر اور اسلام کی تبلیغ کے لئے کتب کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خود اپنے حلقہ میں جاکر تقسیم کرتے۔ نیروبی ان کا آنا جانا اکثر رہنا، ان کے ساتھ کاروبار کرنے والے پرانے احباب رہتے ان سے ضرور

ملنے جاتے اور حق دوستی ادا کرتے ہوئے احمدیت و اسلام کا پیغام پہنچاتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔"

(الفضل ربوہ 20اپریل 1969ء)

آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ کرم بی بی تھا، وہ بھی موصیہ (وصیت نمبر 3638) تھیں، وصیت کے ریکارڈ کے مطابق ان کی بیعت 1916ء کی ہے۔ (فاروق 7مئی 1933ء صفحہ 12) محترمہ کرم بی بی نے 1948ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

"افسوس کرم بی بی اہلیہ بابو عمر حیات سیالکوٹی 29جولائی 1946ء سوموار کے دن فجر کے وقت اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت دیندار اور عبادت گذار، تہجد کی نماز کی بہت تعہد سے پابندی کرتیں، خدمت دین کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ ہر تحریک چندہ میں حصہ لیتی تھیں۔ 1916ء میں اپنے خاوند کے ساتھ تحقیق حق کے لئے قادیان گئیں، وہاں جاکر اس قدر متاثر ہوئیں کہ تیسرے دن بیعت کرلی اور اس کے بعد آخر دم تک اخلاص اور خدمت دین کا عمدہ نمونہ دکھایا۔ مرحومہ کو گردہ میں ورم کا عارضہ لاحق تھا اور دیر سے بیمار تھیں۔ یہاں ہماری جماعت تھوڑی ہےلہذا احباب کرام سے التجا ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی جائے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے، آمین۔ خاکسار عبدالسلام بھی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کسومو، کینیا کالونی افریقہ"

(الفضل 21اگست 1946ء)

حضرت بابو محمد عمر حیات او رآپ کی اہلیہ حضرت کرم بی بی کا نام تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں "نیروبی (مشرقی افریقہ)" کے تحت درج ہے، ساتھ ہی آپ کے بیٹے مکرم بشیر احمد حیات کا نام بھی موجود ہے۔ مکرم بشیر احمد حیات نے 8مارچ 2003ء کو بعمر 83 سال لنڈن میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے، موجودہ امیر جماعت یو کے محترم رفیق حیات انہی کے بیٹے ہیں۔

آپ کی ایک بیٹی فیروزہ بیگم کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بابو محمد عالم کے ساتھ پڑھایا۔

(خطبات محمود جلد سوم)

****

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

مکرمہ ناصرہ ایوب جرمنی سے لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ ساری ٹیم کو اس پیارے الفضل لندن آن لائن کی خوبصورت سیٹنگ بہت مبارک کرے اور پیارے آقاایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں اللہ تعالیٰ کرے وہ تحریریں چھپیں جو لوگوں کے دل پر سیدھا اثر کریں۔ آمین

صحت مند دانت کے لئے 7 باتوں پر عمل کریں

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آنکھیں روح کی کھڑکی ہوتی ہیں تاہم اگر آپ کسی کی شخصیت کے بارے میں صحیح معنوں میں جاننا چاہتے ہیں تو آپ کوان کی مسکراہٹ دیکھنی چاہئے ۔اگر کوئی انسان کھل کر ہنستا ہے اور اپنے موتیوں جیسے دانتوں کی نمائش کرتا ہے تو اس کا پہلا تاثر اچھا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی منہ بھینچ کر ہنستا ہے یا اس کے منہ سے بُو آتی ہے تو پہلا تاثر خراب ہو جاتا ہے ۔ آنکھیں اگر روح کی کھڑکی ہیں تو دانت شخصیت کی کھڑکیاں ہیں ۔ آیئے آپ کو دانتوں کو صحت مند رکھنے کے لئے سات چیزوں کے بارے میں بتاتے ہیں:

1 امریکن ڈینٹل ایسوسی ایشن کے مطابق دن میں دو مرتبہ دانت برش کریں اور ہر مرتبہ دو منٹ تک برش کریں اس سے آپ کے دانت بہت اچھی حالت میں رہیں گے۔ نرم بالوں والے برش کے ساتھ دانت اور زبان کو برش کرنے اور فلو رائیڈ ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے آپ کے منہ میں موجود خوراک کے ذرات نکل جاتے ہیں اور جراثیم کا بھی صفایا ہو جاتاہے۔ دانت سے خوراک کے ذرات کا صاف ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ دانتوں کو نہ صرف خراب کرتے ہیں بلکہ کیڑا(Cavity) بھی پید ا کرتے ہیں۔

2 ۔ صبح کے وقت دانت برش کرنا ضروری ہے

منہ کا درجہ حرارت 98.6oF ہوتا ہے۔ یہ گرم اور نم ہوتاہے اور خوراک کے اجزاء اور جراثیم سے بھر ا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دانتوں پر میل کی تہہ جم جاتی ہے جو پلیک(Plaque) کہلاتی ہے۔ یہ میل جمع ہوتارہتا ہے اور آخر کار سخت ہو جاتا ہے اور پھر یہ ٹارٹر کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کو صاف کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ٹارٹر کی وجہ سے نہ صرف مسوڑھوں میں درد ہوتی ہے بلکہ اس سے مسوڑھوں کی کئی بیماریاں بھی پید اہوتی ہیں اور منہ سے بدبوآتی ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ صبح اٹھ کر برش کیا جائے تاکہ رات بھر میں جمع ہونے والا میل صاف ہو سکے ۔

3۔ضرورت سے زیادہ برش نہ کریں

اگر آپ دن میں دو سے زیادہ مرتبہ برش کرتے ہیں اور چار منٹ سے زیادہ وقت صرف کرتے ہیں تو اس سے آپ کے دانتوں پر موجود اس قدرتی تہہ کو نقصان پہنچتا ہے جو دانتوں کی حفاظت کرتی ہے۔ جن دانتوں پر موجود یہ حفاظتی تہہ قائم نہیں رہتی تو اس کے نتیجے میں ڈینٹن کی تہہ بے نقاب ہو جاتی ہے ۔ ڈینٹن کی تہہ میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جو نروز یعنی عصبوں تک جاتے ہیں۔جب ان عصبوں کو زک پہنچتی ہے تو دانتوں میں سخت دردہونے لگتا ہے امریکہ کے سنٹر فارڈیزیز کنڑول اینڈ پریوینشن کے مطابق امریکہ میں بیس فیصد افراد کو دانتوں میں درد اور حساسیت کا مسئلہ ہے۔

4۔ سختی سے برش نہ کریں

ممکن ہے کہ آپ بہت سختی سے برش کرتے ہوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ دانتوں کو اس طرح برش کریں جیسے آپ انڈے پر پالش کررہے ہیں ۔ اگر برش کرتے ہوئے آپ کے مسوڑھوں میں درد ہو رہا ہے یا وہ چھل رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ بہت زیادہ دبا کر برش کر رہے ہیں اس کے علاوہ بہت زیادہ دباکر برش کرنے سے دانتوں پر موجود حفاظتی تہہ ہٹ جاتی ہے۔انیمل کی یہ تہہ اتنی مضبوط ہوتی ہے کہ یہ آپ کے دانتوں کو ہر اس چیز سے محفوظ رکھتی ہے جو آپ کے منہ میں جاتی ہے چاہے آپ کچھ کھاتے یا پیتے ہیں یا آپ کے نظام ہضم کا عمل چل رہا ہوتا ہے۔ بچوں اور نو عمر افراد کے دانتوں پر انیمل کی تہہ بڑوں سے زیادہ نازک ہوتی ہے اوریوں کھانے پینے کے نتیجے میں ان میں کیوٹی(Cavity) اور کٹاؤ کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے لہٰذا بہت زیادہ سختی کے ساتھ برش نہ کریں۔

5۔روزانہ دانتوں کا خلال کریں

روزانہ دانتوں کا خلال کریں ۔ اس کے لئے آپ چاہے دھاگے کا ا ستعمال کریں یا نوک دار تیلی کا، خلال سے آپ کے دانت سے میل نکل جاتا ہے اور یوں دانت ٹارٹر جمع ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ خلال سے دانتوں میں پھنسے خوراک کے وہ ذرات نکل جاتے ہیں جو برش سے نہیں نکل پاتے۔ یاد رکھیں کہ دانتوں سے میل تو آپ خود نکال سکتے ہیں لیکن ٹارٹر صاف کرانے کے لئے ڈینٹسٹ کے پاس جانا پڑے گا۔

6۔ بہت زیادہ ٹھنڈی اور میٹھی چیزوں سے پر ہیز کریں

بہت زیادہ ٹھنڈی اور میٹھی چیزیں دانتوں کی دشمن ہیں ان سے دانتوں میں حساسیت اور درد ہوسکتا ہے ۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دانت وقت سے پہلے نہ گریں تو ٹھنڈی اور میٹھی چیزیں کم سے کم کھائیں۔گوشت بھی توازن کے ساتھ کھائیں کیونکہ بہت زیادہ گوشت کھانے سے بھی دانت خراب ہوتے ہیں۔

7۔ سافٹ ڈرنکس یا سوڈا ڈرنکس سے بچیں

امریکہ میں ایک مہم چلائی جا رہی ہے جس میں لوگوں سے کہا جارہا ہے کہ وہ اپنے دانتوں کو صحت مند رکھنے کے لئے سافٹ ڈرنکس یا سوڈا ڈرنکس پینے کی عادت ترک کر دیں۔ نہ صرف میٹھا بلکہ ڈائٹ سوڈا بھی دانتوں کے لئے برابر کا نقصان دہ ہے۔ سوڈا میں موجود ایسڈ دانتوں پر حملہ کر تا ہے ۔ یہ دانتوں پر موجود حفاظتی تہہ کو ہٹا دیتا ہے اور کیوٹی پیدا کر تا ہے۔اس کے علاوہ اس سے دانتوں کی سطح پر داغ بھی لگ جاتے ہیں اور یوں آپ کی مسکراہٹ داغدار ہو جاتی ہے۔

(گلدستہ علم و ادب لندن 7دسمبر 2018ء)

****

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔کینیڈا

ٹرائی کارڈن (TriCardin)امراضِ دل کی جدید ہربل دوا

اکثر پوچھے جانے والے سوال اور ان کے جواب (FAQs)

دل کی بند شریانوں کو کھولتی اور (Microcirculation) کودرست کرتی ہے۔

کولیسٹرول،بلڈ پریشر،دردِ دل و ہارٹ اٹیک سے تحفظ دیتی ہے، ذیابیطس، جسمانی کمزوری و نسوانی امراض میں مؤثر ہے۔

مورخہ 18مئی 2016ء کے روزنامہ الفضل میں مذکورہ بالا دوائی کے بارہ میں ملک کے نامور ماہر امراض ِقلب جناب میجر جنرل پروفیسر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری کے قیمتی تجربات و مشاہدات ملاحظہ کریں ۔

قارئین کی سہولت اور استفادہ کے لئے اکثر پوچھے جانے والے چند ضروری سوال اور ان کے جواب پیش ہیں۔

س:ٹرائی کارڈن (Tricardin)کیا ہے؟

ج:ٹرائی کارڈن ایک ایسی دوائی ہے جو چائنا کے ایک پودے سلویا مائی لٹورازاSalvia Miltorrhiza سے Danshen Formسے حاصل ہوتی ہے۔

س:یہ دوائی کس لئے استعمال ہوتی ہے؟

ج:یہ ایک قدرتی اور سائنسی دوا ہے جو سارے نظام قلب کی اصلاح کرتی ہے یہ(Micro Circulation)یعنی بلڈ ویسلز چھوٹی خون کی رگوں کی کار کردگی میں اضافہ کرتی ہے۔

س:ٹرائی کارڈن کتنے اجزاء پر مشتمل ہے؟

ج:ٹرائی کارڈن تین اجزاء پر مشتمل ہے

سلویا مائی لٹورازا یا ریڈ سیج یا ڈین شین 207ملی گرام Salvia Mil Or Redasage Or Danshen

نوٹو جنگ سنگ Notoginseng 40.5ملی گرام

بورنیول 2.5ملی گرام Borneol

س:اگر جوائنٹس یعنی جوڑ سُوج جائیں اور ان میں درد بھی ہوتو سلویا کی جڑوں کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:سلویا کی جڑوں کو(Peony Honeysuckle stem) Rootاور Gentiana Macrophyllaکی جڑوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

س:خون کی کمی ہو جائے،دل کا مسئلہ ہو جائے دل کی دھڑکن تیز ہو جائے،بے خوابی ہو ایسی صورت میں سلویا کا استعمال کیا ہے؟

ج:سلویا کی جڑوں کو Rehmannia Root،Sour Jujube Seedاور Chinese Arborvitae Kernel کے ساتھ دیتے ہیں

س:Tumor کے خلاف سلویا کے کیا اثرات ہیں؟

ج:Tanshinone I کا مرکب سلویاکی جڑوں سے نکالا جاتا ہے جوکینسر سیل کو بڑھنے سے روکتا ہے۔کینسر سیل کو ختم کر دیتا ہے۔

س:جگر پر سلویا کے اثرات کیا ہیں؟

ج:سلویا مائی لٹورازا یا (Danshen)کی جڑیں اور Cryptotanshinoneجو کہ ایک Activeجز ہیں۔یہ دونوں جگر کے سیلز کا تحفظ کرتے ہیں۔یہ دونوں جگر کو Alcoholic بیماریوں سے بچاتے ہیں۔

س:سلویا مائی لٹورازا کی مقدار خوراک کیا ہے؟

ج:عام طور پر پانچ تا دس گرام جو شاندہ کی صورت میں استعمال کی جاتی ہے۔اگرضرورت پڑے تو اس کی مقدار تیس گرام تک بڑھا دی جاتی ہے۔

س:کیا سلویا مائی لٹورازا یا ڈین شین کے کوئی ضمنی اثرات ہیں؟

ج:جی نہیں!اس کے کوئی ضمنی اثرات نہیں ہیں البتہ امید والی عورتوں کو اپنے متعلقہ ڈاکٹر کی ہدایات کے بغیر استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

س:نوٹو جنگ سنگ کیا ہے؟

ج:میٹیریا میڈیکا کے مطابق(نوٹوجنگ سنگ ٹرائی کارڈن کی تیاری میں دوسرا اہم جز ہے)۔اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

س:نوٹو جنگ سنگ کے اہم کیمیکل اجزا کو ن سے ہیں؟

ج:نوٹو جنگ سنگ کے اہم اجزا میں Saponins، Polysaccharides، Favanosides یعنی کاربو ہائڈریٹس اور Amino Acidشامل ہے۔

س: نوٹو جنگ سنگ کی مائیکرو سر کو لیشن میں کیا اہمیت ہے؟

ج:(1)۔نوٹوجنگ سنگ خون کی گردش کو بڑھاتی ہے۔

(2)۔خون کو جمنے سے روکتی ہے۔

(3)خون کو بہنے سے روکتی ہے۔

(4)۔یہ درد اور سوجن کو دور کرتی ہے۔

س:خون کا بہنا،شدید پسینہ آنا، چڑچڑاپن، ہتھیلی اور تلوئوں کا گرم ہونا ،سرخ گال اور پیاس کا لگنا ان سب علامات میں نوٹوجنگ سنگ کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:ان سب علامات میں نوٹو جنگ سنگ کو Rehmannia yerbatletajoجڑی بوٹی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

س:خون بہنے کے ساتھ کمزوری اور سردی ظاہر ہو رہی ہو تو Notogingsengکو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:نوٹوجنگ سنگ کو چائنا کے Mugwort پتوں اور Gingerکےساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

س:اگر خون زیادہ بہہ رہا ہو اور بے ہوشی بھی طاری ہو رہی ہو تو ایمر جنسی کی صورت میں Gingseng کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:نوٹو جنگ سنگ کو ”Aconite“کی جڑوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔مگر یہ ایک مستند ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

س:نوٹو جنگ سنگ کو اور کن بیماریوں میں استعمال کیا جاسکتاہے؟

ج:نوٹو جنگ سنگ کو دل کی بیماریوں،دماغ کی رگوں میں خون کی فراہمی روکنے والی بیماری، کولیسٹرول،ہیپاٹائٹس،جگر کی خرابی سے روکتی ہے۔

س:نوٹو جنگ سنگ کو بطور دواء کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:نوٹو جنگ سنگ عام طور پر پاؤڈر کی شکل میں ملتی ہے۔ایک تا ڈیڑھ گرام دن میں ایک دو بار استعمال کی جاتی ہے اسے عام طور پر پیس کر استعمال کیا جاتا ہے۔

ج:بورنیول تیسرا جزو ہے جو ٹرائی کارڈن کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔

س:بورنیول کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟

ج:یہ ایک ایسا مرکب ہے جو Dryobalanops Aromatica ایک درخت ہے جس کا تعلق Teak خاندان سے ہے حاصل ہوتی ہے۔

س:بورنیول کافور سے کیا مراد ہے؟

ج:بورنیول کو بہت سے درختوں اور پودوں کے آئل سے حاصل کیا جاتا ہے۔اس مکسچر کو بورنیول کا فور کہتے ہیں۔

س:تارپین کا تیل کہاں سے اخذ کیا جاتا ہے؟

ج:صنوبر کے درخت سے تارپین کاتیل اخذ کیا جاتا ہے۔

س:اس کے فوائد کیا ہیں؟

ج:یہ جوڑوں کے درد پٹھوں کے درد ،اعصابی درد اور دانتوں میں دردمیں بھی استعمال ہوتاہے ۔ بعض اوقات لوگ سینے میں تنگی کو کم کرنے کیلئے تارپین کے تیل کی بھاپ لیتے ہیں۔

س:تارپین کے تیل کا خوردنی استعمال کیا ہے؟

ج:دوائیوں میں استعمال ہوتا ہے۔یہ کھانے اور مشروبات میں ذائقہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ صابن اورمیک اپ کا سامان بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

س:بورنیول کا ذائقہ کیسا ہوتا ہے ؟

ج:اس کا ذائقہ تیز کڑواہوتا ہے اور یہ ٹھنڈی خاصیت رکھتی ہے۔

س:بورنیول کو کس صورت میں استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:اس کو پاؤڈر بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔

س:بورنیول کے فوائدکیا ہیں؟

ج:1۔یہ نظام انہضام میں Gastricجوس کے پیدا ہونے میں مدد کرتی ہے۔

2۔دل کو تناؤ فراہم کرتی ہے اور سرکولیشن بہتر بناتی ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

3۔پھیپھڑوں کی سوجن کا علاج کرتی ہے۔

4۔Anticoagulant یعنی خون کو گاڑھا ہونے کو روکنے والی دوا ہونے کی وجہ سے دل کی بیماریوں کو کنٹرول کرتی ہے۔

س: بورنیول کی کتنی خوراک لی جاتی ہے؟

ج:بورنیول کی عموماً0.3سے0.9گرام تک لی جاتی ہے۔

س: تمام جان لیوا بیماریوں کے پیچھے کیا وجوہات ہیں؟

ج:دنیا بھر میں ہونے والی میڈیکل ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ تمام جان لیوا بیماریوں کے پیچھے خون کی ناقص گردش ہے۔

س:خون کی ناقص گردش سے انسان کو ن سی بیماریوں کی لپیٹ میں آ سکتا ہے؟

ج:ہارٹ اٹیک،فالج،شوگر(ذیابیطس)،ہائی بلڈپریشر،جگراور گردوں کی بیماریاں سرفہرست ہیں۔

س: ٹرائی کارڈن کس صورت میں ملتی ہے؟

ج:کیپسول کی صورت میں ملتی ہے۔

س:اس کے مشابہ اجزاء کا تکچر کس طرح بنایا جا سکتا ہے؟

ج:یو ٹیوب پرہماری دوسری ویڈیوز میں تکچر بنانے کا طریقہ ملاحظہ فرمائے۔

س:اسکے اجزاء سے ملتے جلتے اجزاء جو تقریباً یہی فوائد رکھتے ہوں کہاں سے ملتے ہیں؟

ج:آن لائن www.alibaba.com پر چیک کریں یا http://www.swansonvitamins.com/ سے رابطہ کریں۔

س:انجائنا کے درد کے لئے کون سی دوا ہے؟

ج:ٹرائی کارڈن انجائنا کے درد کے لئے بہترین دوا ہے۔

س:اگر انجائنا کا علاج بر وقت نہ کیا جائے تو کیا ہو سکتا ہے؟

ج:ہارٹ اٹیک ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور دل کا سائز بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جس سے انسانی زندگی انتہائی خطرات سے دو چار ہو تی ہے۔

س:انجائنا کے درد میں ٹرائی کارڈن کو ایمر جنسی کے طور پر کس طرح استعمال کیا جاتا ہے؟

ج:ایمر جنسی کی صورت میں ٹرائی کارڈن کا کیپسول زبان کے نیچے رکھ دیاجاتاہے جس سے مریضوں کو کافی افاقہ ہوتا ہے۔

س:انجائنا کے مریضوں کیلئے ٹرائی کارڈن کی خوراک بتائیں؟

ج:ٹرائی کارڈن عام طور پر2کیپسولز دن میں 2 بار کھائے جاتے ہیں۔اس کی خوراک کا انحصار مرض کی شدت پر ہوتا ہے۔بعض اوقات دن میں تین بار بھی ٹرائی کارڈن کے کیپسول کھائے جاتے ہیں۔

س:ٹرائی کارڈن کینسر سے کس طرح بچاتی ہیں؟

ج:ٹرائی کارڈن خاص طور پر بریسٹ کینسر سے بچاتی ہے۔یہ مؤثر طریقے سے کینسر سیلز کو روکتی ہے۔یہ وائٹ بلڈ سیلز کو بڑھاتی ہے اور کینسر کے خلاف لڑنے کیلئے قوتِ مدافعت پیدا کرتی ہے۔

س:ٹرائی کارڈن کی خوراک کیا ہے؟

ج:عمومی خوراک دو کیپسولز دو سے تین مرتبہ روزانہ۔

اثر قائم رکھنے کیلئے ایک کیپسول دو تین مرتبہ روزانہ۔

س:Estrogenہارمون کی کمی ہوجائے تو کس چیز کا خطرہ بڑھ سکتا ہے؟

ج:Heart Attackکا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔

س:کیا ٹرائی کارڈن بیماری نہ ہونے کے باوجود بھی استعمال کی جاسکتی ہے؟

ج:جی ہاں ٹرائی کارڈن کو بطور بچاؤ خوراک کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

س:خون کی ناقص گردش کی وجہ سے شوگر کے مریضوں کو کیا خطرات ہو سکتے ہیں؟

ج:شوگر کے مریض دوسری بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔

س:ایسی صورتحال میں شوگر کے مریضوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج:ٹرائی کارڈن کا باقاعدہ استعمال شوگر کے مریضوں کو زندگی کیلئے بن جانے والے خطرات اور پیچیدگیوں سے بچاتا ہے۔

س:موجودہ دورکے ماہرڈاکٹروں نے ٹرائی کارڈن کے بارے میں کیا کہا ہے؟

ج:مکرم ڈاکٹرمشتاق احمد شیخ صاحب چیف میڈیکل آفیسر اٹک گروپ آف کمپنی راولپنڈی نے اس بارے میں تحریر کیا:ٹرائی کارڈن آپ کے دل اور دماغ کو فوری طور پر خون اور آکسیجن کی فراہمی بہتر بناتا ہے اوردل کے مریض اور فالج کے مریض اور ہائی بلڈ پریشر کے مریض بتدریج صحت مند اور نارمل زندگی گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔جن لوگوں کا بائی پاس یا انجیو پلاسٹی ہو چکی ہو ان کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ ٹرائی کارڈن کا با قاعدہ استعمال کرتے رہیں تا کہ آئندہ زندگی میں ان کو دوبارہ اس خطر ناک بیماری کا حملہ نہ ہو۔

س:امراض قلب کے ماہر ڈاکٹرمسعود الحسن نوری نے کیا کہا؟

ج:انہوں نے اپنے ایک انٹر و یو میں بتا یا کہ یہ ایک طرح سے نیچرل بائی پاس کا کا م کرتی ہے۔

(”صحت مند دل کا راز WWW.htv.com.pk“ ملاحظہ فرمائیں)میں ہزاروں مریضوں اور سالہا سال کے مشاہدات کی روشنی میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ٹرائی کارڈن شاید اس صدی کا سب سے بڑا طبی معجزہ ہے۔

معاملہ دل کا ہو یا دماغ کا، ہارٹ اٹیک کا ہو یا فالج کا اٹیک، ذیابیطس کی وجہ سے پاؤں میں گینگرین ہو رہی ہو یا ٹانگیں سُن ہو رہی ہوں یا گردے جواب دے رہے ہوں۔کولیسٹرول بڑھا ہوا ہو یا ہائی بلڈپریشر ہو۔آنکھوں کے پردے میں خرابی ہو یا گردوں کی جھلی میں۔یہ دوا قدرتی ہر جگہ پہنچ کر فوری طور پر درستگی کا عمل شروع کر دیتی ہے۔دل کے مریضوں کے لئے تو شاید TriCardin ایک نعمت اور عطیہ خداوندی ہے۔

س:کیا پاکستان میں ٹرائی کارڈن دستیاب ہے؟

ج:جی ہاں پاکستان میں تقریباًہربڑے میڈیکل سٹور پر ٹرائی کارڈن دستیاب ہے۔

س:کیا ٹرائی کارڈن لینا محفوظ ہے؟کیا اس کے کوئی ضمنی اثرات ہیں؟

ج:جی ہاں!ٹرائی کارڈن لینا محفوظ ہے۔یہ ایک قدرتی پیداوار ہے اس کا کوئی ضمنی اثر نہیں ہے۔Heparin,Warfarinاور حاملہ عورتوں کو اس کا استعمال بالکل نہیں کرنا چاہئے۔

س:ٹرائی کا رڈن دنیا میں اپنی قسم کی واحد دوائی کیوں ہے؟

ج:یہ ایک منفرد دوائی ہے۔یہ تیزی سے کام کرتی ہے اور وہ لوگ جو بد ترین بیماریوں سے گزر رہے ہیں انہیں جلدی سے فائدہ دیتی ہے۔دنیا میں کوئی ایسی دوائی نہیں ہے جو اتنی تیزی سے فائدہ دے اور یہ صحت کو بر قرار رکھتی ہے اورسب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ قدرتی دوا ہے اس کے کوئی ضمنی اثرات نہیں ہیں۔

س:ٹرائی کارڈن کھا نے کا بہترین وقت کون سا ہے؟

ج:اس کے لئے کوئی وقت کی قید نہیں ہے۔یہ کسی بھی وقت کھانے کے بعد کھائی جاسکتی ہے۔اس کا باقاعدگی سے استعمال ضروری ہے۔

س:اگر کوئی انسان دل کا مریض نہیں ہے تو کیا ٹرائی کارڈن کا باقاعدہ استعمال ضروری ہے؟

ج:ہم نہیں جانتے ہیں کہ ہمارے جسم میں تمام وقت کیا ہو رہا ہوتاہے ۔تقریباً75فیصدمرد و خواتین جن کی عمریں 40سے 60سال کے درمیان ہوتی ہیں ۔انہیں دل کی بیماریوں کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔

****

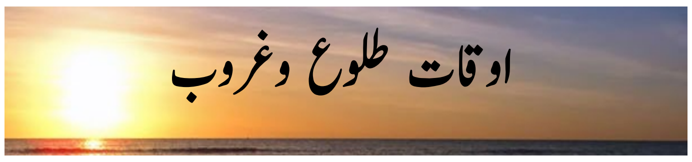

	بدھ25مارچ2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		5:06	18:33
مدینہ منورہ		5:04	18:35
قادیان	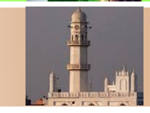	5:04	18:43
ربوہ	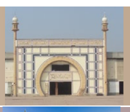	4:44	18:25
اسلام آباد ٹلفورڈ	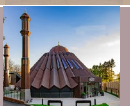	3:59	18:25